Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم سوموار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۱ رجب ۱۴۰۰ھ ، ۲۶ ہجرت ۱۳۵۹ ہش ، ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۱۹

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواھر الکلام

جس قدر جلیل القدر کام ہیں وہ بغیر معاونت باہمی کے چل نہیں سکتے

انبیاء کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا

ارشاد باری تعالےٰ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۔ (المائدۃ ۔ ۳)

ترجمہ:۔ اور تم نیکی اور تقوےٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا لِمَنْ ؟ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ ۔ (مسلم)

ترجمہ: آنحضورؐ نے فرمایا دین تو خیر خواہی کا نام ہے ہم (صحابہ) نے کہا۔ یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ تعالےٰ ، اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے امام اور جملہ عام مسلمانوں کی خیر خواہی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"انسان کی کمزوریاں جو ہمیشہ اس کی فطرت کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ہمیشہ اس کو تمدن اور تعاون کا محتاج رکھتی ہیں اور یہ حاجت تمدن اور تعاون کی ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ جس میں کسی عاقل کو کلام نہیں خود ہمارے وجود کی ہی ترکیب ایسی ہے کہ جو تعاون کی ضرورت پر اور ثبوت ہے ہمارے ہاتھ اور پاؤں اور کان اور ناک اور آنکھ وغیرہ اعضاء اور ہماری سب اندرونی اور بیرونی طاقتیں ایسی طرز پر واقع ہیں کہ جب تک وہ باہم مل کر ایک دوسرے کی مدد نہ کریں تب تک افعال ہمارے وجود کے علی مجری الصحت ہرگز جاری نہیں ہو سکتے۔ اور انسانیت کی کل ہی معطل پڑی رہتی ہے۔ جو کام دو ہاتھ کے ملنے سے ہونا چاہیئے وہ محض ایک ہی ہاتھ سے انجام نہیں ہو سکتا اور جس راہ کو دو پاؤں مل کر طے کرتے ہیں وہ فقط ایک ہی پاؤں سے طے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیاوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر ایک گروہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی مثل اعضائے یک دیگر ہے، اور ممکن نہیں جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی ان کی کے بخوبی وخوش اسلوبی ہو سکے۔ بالخصوص جس قدر جلیل القدر کام ہیں۔ اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے۔ وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے اور صرف ایک ہی شخص ان کا متحمل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کبھی ہوا۔ انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کا حکم فرمایا۔"

(تفسیر سورۃ المائدہ صـ۳)

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۲۴ مئی / ہجرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو گردوں کی انفکشن میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کچھ کمی ہے۔ مگر ضعف ابھی بہت ہے۔

احباب کرام عاجزانہ دعائیں پورے تسلسل اور تواتر سے جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت کامل عطا کرے اور آپ کا ہر گام پر حامی و ناصر ہو۔ آمین

۔۰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بدستور بلڈ پریشر سر درد اور زکام کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

۔۰ مکرم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کو گھٹنوں میں تکلیف ہے اور سانس کی تکلیف بھی ہو گئی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

عزیزہ سیدہ مبشرہ سلمیٰ صاحبہ بنت کیپٹن سید ناصر احمد شاہ صاحب آف پاکستان نیوی کے نکاح کا اعلان بروز جمعہ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۸۰ء بعوض مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر بہمراہ عزیزم سید پرویز سلیم شاہ صاحب متعلم ایم بی اے کینیڈا ابن ریٹائرڈ ائر کموڈور سید شمس الہدیٰ صاحب مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے قبل از نماز جمعہ مسجد احمدیہ کراچی میں کیا۔

عزیزہ مبشرہ سلمیٰ ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب حال واقف زندگی ابن حضرت ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد سعید صاحب آف حیدر آباد ابن حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

جلسہ یوم خلافت لجنات

انشاء اللہ تعالےٰ بروز منگل ۲۷ مئی ساڑھے چار بجے شام لجنہ اماء اللہ کے ہال میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مقامی جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جا رہا ہے۔ مستورات زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شرکت کریں۔ صدر لجنات اماء اللہ حلقہ جات بھی اپنے حلقہ کی ممبرات خاص طور پر جوان طبقہ کو جلسہ میں شمولیت کی تاکید کریں۔ اور یہ بھی کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

ناصرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ رہجرت ۱۳۵۹ ہش

۲۶ رمئی ۱۹۸۰ء

ترقی کرنے والی قوموں کی ایک خاص صفت

ترقی کرنے والی قوموں میں پائی جاتے والی قوموں میں ایک خاص صفت پائی جاتی ہے اور وہ ہے مسابقت کی روح۔ ان کے افراد ہر شعبۂ زندگی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح سربلندی انہیں دائمی طور پر حاصل رہتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قومیں اسی وقت تک ہی ترقی کرتی ہیں جب تک ان کے افراد میں مسابقت کی روح قائم رہتی ہے۔ جب مسابقت کی روح قائم نہ رہے تو نہ صرف یہ کہ ان کی ترقی رک جاتی ہے بلکہ ان کا قدم تنزل کی طرف اٹھنے لگتا ہے اور ہوتے ہوتے وہ قعرِ مذلّت میں جا گرتی ہیں۔

دوسری قوموں کا مطمح نظر تو مادی ترقی اور مادی خوشحالی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مادی ترقی اور مادی خوشحالی کے حصول کے لئے ہی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی فکر اور کوشش میں لگی رہتی ہیں اور بالآخر یہ مادی ترقی اور مادی خوشحالی ان کے لئے وبالِ جان ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مسابقت کی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کو اپنا مطمح نظر بنائیں۔ نیک کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اس بے لگام مادی ترقی سے محفوظ ہو جائیں گے جو بالآخر تباہی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جو روح ان میں پیدا ہوگی وہ مادی ترقی پر بھی اثر انداز ہوگی لیکن ان کی مادی ترقی اخلاقی حدود کی پاسداری کی وجہ سے ان کے لئے خیر و برکت پر منتج ہوگی نہ کہ روحانی موت اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی تباہی و بربادی پر۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں اپنے اندر روح مسابقت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(البقرہ آیت ۱۴۹)

ترجمہ: اور ہر ایک شخص کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا حکم تو مومنوں کو انفرادی طور پر دیا ہے یعنی اس نے ہر مومن کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ نیک کاموں میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کرے لیکن أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ جب ہر مومن نیک کاموں میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا ہوگا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پوری قوم کا قدم نیکیوں میں مسلسل آگے بڑھنے لگے گا اور وہ بحیثیت قوم ترقی کرنے لگیں گے۔

پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کا حکم دے کر جہاں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوم کا ہر فرد دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کرے وہاں اس نے ترقی کا تسلسل جاری رکھنے کے لئے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ مومنوں کی ہر نسل کا فرض ہے کہ وہ اپنے سے پہلی نسل سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے کیونکہ جب تک ہر نسل اپنے سے پہلی نسل سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے ترقی کا تسلسل جاری نہیں رہ سکتا۔ اسی نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا اگلا قدم اس کے پچھلے قدم سے آگے پڑے اور جب کسی قوم کی ترقی کسی ایک نسل سے وابستہ نہیں ہوتی بلکہ اس کی ترقی اس کی کئی نسلوں سے وابستہ ہوتی ہے تو اس کے ہر فرد کو یہ مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اگلی نسل پچھلی نسل سے زیادہ اچھی ہو۔ اگر اگلی نسل پچھلی نسل سے اچھی نہ ہو تو اس کا قدم آگے کی طرف نہیں اٹھ سکتا .... نوجوانوں میں ہمیشہ یہ روح پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ پہلوں سے روحانیت میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ بلحاظ نتیجہ بیشک الگ بات ہے لیکن کم از کم اس طرح دماغ تو اونچا رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص اتنی ترقی نہ کر سکے کہ وہ پہلوں سے بڑھ جائے مگر (یہ کہہ کر کہ ہم اتنی ترقی نہیں کر سکتے) اسے نیچا کرنے میں اس کی مدد ہم کیوں کریں۔ ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو درجہ حاصل ہے وہ ہر شخص سمجھتا ہے لیکن آپ کے درجہ کے متعلق سب سے پہلا جو مضمون میں نے لکھا اور رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہوا اسے پڑھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا "میاں تمہارا مضمون تو اچھا ہے مگر اسے پڑھ کر ہمارا دل خوش نہیں ہوا .... ہم تو امید رکھتے تھے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بڑھ کر مضمون لکھو گے لیکن ہماری یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ ہمارے ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن ایک بڑی پوزیشن تسلیم کی جاتی ہے لیکن میرے اندر ہمت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ مجھے یہ بات کہنے سے بھی نہ رکے کہ تمہیں مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر مضمون لکھنا چاہیئے تھا۔ پس میرے نزدیک کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم اپنے کاموں میں اولوالعزمی قائم نہ رکھیں۔ اسلام میں کوئی پریسٹ ہڈ یا مولویت نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہر ایک کے لئے راستہ کھلا ہے۔ پس ہمیں نوجوانوں میں یہ احساس پیدا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کبھی بھی یہ نہ سمجھیں کہ وہ پہلوں سے بڑھ نہیں سکتے۔ پس اپنے اندر حقیقی روحانیت اور خدا تعالیٰ کا سچا عشق پیدا کرو اور اس بارہ میں کسی بڑی سے بڑی مشکل اور مصیبت کی بھی پرواہ نہ کرو۔"

(فرمودہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۰ء مطبوعہ الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم نیکیاں بجا لاتے اور روحانی طور پر ترقی کرنے میں نہ صرف باہم ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں بلکہ نوجوانوں میں اولوالعزمی پیدا کر کے اور ان میں مسابقت کی روح کو جلا دے کر اس امر کا بھی اہتمام کریں کہ ہماری ہر نئی نسل پچھلی نسل سے نیکی میں سبقت لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے تاکہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت کا قدم ترقی ہی کی طرف بڑھتا چلا جائے اور اس طرح يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا کا خدائی وعدہ ہمارے حق میں پورا ہوتا چلا جائے یہاں تک کہ اسلام پورے طور پر دنیا میں غالب آ جائے۔

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۷ ہجرت (مئی) بروز سوموار "یوم خلافت" کے مبارک موقع پر ادارہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
آخری ماہ و سال ○ آخری لمحات ○ آخری تقریر

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

خدا کے بندے نئے موسم آتے ہیں نئے موسم جاتے ہیں۔ ان کے آنے کے لئے بھی وقت مقرر ہوتا ہے اور جانے کے لئے بھی۔ وصال سے قریباً اڑھائی سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" لکھ کر اپنی جماعت کو اطلاع کر دی کہ میرا وقت آگیا ہے۔ اس دنیا میں اب میرا قیام تھوڑا ہی ہے۔ فرمایا:۔

"قُل میعادُ ربّک جاء وقتُہٗ"

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

اپریل ۱۹۰۸ء کے آخر میں جب آپ نے لاہور کے سفر کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی لختِ جگر نواب مبارکہ بیگم کو فرمایا کہ ایک کام درپیش ہے۔ دعا کرو۔ اگر کوئی خواب دیکھو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ آپ کی بیٹی نے رؤیا میں دیکھا کہ وہ ایک بالاخانہ پر گئی ہیں۔ وہاں حضرت مولانا نورالدین ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحبؑ کے الہامات ہیں۔ اور میں ابوبکر ہوں۔

سیدہ موصوفہ نے اپنے تابالی صد احترام باپ کو خواب سنائی تو آپ نے فرمایا۔ اپنی اماں سے اس کا ذکر نہ کرنا۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۲)

۲۶ اپریل کو آپ کو یہ آواز آئی:۔

"مباش ایمن از بازئے روزگار"

(تذکرہ صفحہ ۷۵۲)

کہ اس زندگی کے کھیل سے امن میں نہ ہو۔

۲۷ اپریل کو آپ قادیان سے روانہ ہوئے ایک دن بٹالہ ٹھہر کر ۲۹ کو آپ لاہور پہنچ گئے۔ لاہور میں ۹ مئی کو آپ کو خدا تعالیٰ نے بتلایا:۔

"الرحیل ثم الرحیل۔ ان اللہ یحمل کل حمل"

(تذکرہ صفحہ ۷۵۲)

کہ کوچ کا وقت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سارا بوجھ خود اٹھائیگا۔

۱۰ مئی کو پھر الہام ہوا:۔

"ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھار۔"

(تذکرہ صفحہ ۷۵۲)

۱۷ مئی کو پھر الہام ہوا:۔

"مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"

(تذکرہ صفحہ ۷۵۲)

کہ فانی عمر پر بھروسہ نہ کیجیئے!

۲۰ مئی کو پھر الہام ہوا:۔

"الرحیل ثم الرحیل والموت قریب"

(تذکرہ صفحہ ۷۵۲)

کہ کوچ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے۔

ان الہامات میں جہاں آپ کے وصال کی طرف اشارہ تھا۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ڈھارس بندھائی گئی تھی کہ ڈر کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کا نگہبان ہے۔

موت کا ڈر نہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آرہا ہے لیکن خدا کا برگزیدہ بندہ۔ صاحب عزم و ہمت اپنے مفوضہ کاموں کو انجام دے رہا ہے۔ اپنے اور بیگانے ملاقات کے لئے آتے۔ آپ انہیں ہدایات سے نوازتے نصائح فرماتے۔ غیر از جماعت دوست آتے دینی مسائل پر گفتگو ہوتی اور حاضرین آپ کے ارشادات سے مستفیض ہوتے غیر مسلم روؤسا اور لیڈر بھی ملاقات کے لئے آتے۔

الغرض مسیح پاکؑ اپنے روزمرہ کے مشاغل میں معمول کی طرح مشغول ہیں۔

تبلیغ کا حق ادا ہو چکا

مسٹر محمد علی جعفری ایم اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج ملنے کے لئے آئے تو حضور علیہ السلام نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"ہم نے زبانی اور تحریری طور پر اپنا کام پورا کر دیا ہے اور دنیا میں شاید ہی کوئی کہہ سکے کہ اسے ہماری تبلیغ نہیں ہوئی یا ہمارا دعویٰ نہیں پہنچا"

(الحکم۔ ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

حدیث میں آتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر علیٰ رؤوس الاشہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تین بار پوچھا۔

"الا ھل بلّغتُ؟"

لوگو کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ کیا میں نے رسالت کا حق ادا کر دیا؟

جب صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا:۔

"اے اللہ گواہ رہ۔ میں نے تیری رسالت کا حق ادا کر دیا"

جماعت کو تین نصائح

ان ایام میں آپؑ نے جماعت کو مخاطب ہو کر ایک روز فرمایا:۔

"یاد رکھو اللہ صرف دعویٰ کو قبول نہیں کرتا جب تک اس کے ثبوت میں عملی تبدیلی پیدا نہ ہو۔ اپنی زندگیوں میں سچی تبدیلی اور خوفِ خدا پیدا کرو۔ پاک نمونہ دکھاؤ۔"

(الحکم۔ ۱۸ مئی ۱۹۰۸ء)

دوسرے موقع پر فرمایا:۔

"توحید سے مراد صرف زبانی توحید کا اقرار نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ عملی زندگی میں حقیقتاً اپنے کاروبار میں اس امر کا ثبوت دو کہ واقعی تم موحّد ہو اور توحید ہی تمہارا شیوہ ہے۔"

(الحکم۔ ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء)

قرآن کے بارہ میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبقے۔ ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہے اور یہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔"

(بدر۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

ان ایام میں حضورؑ نے جماعت کو بار بار سچی تبدیلی، دل کی پاکیزگی۔ باطن کی صفائی مذہب اور سائنس اور تعلیم نسواں کے متعلق بار بار توجہ دلائی جسے سلسلہ کے جرائد نے محفوظ کیا ہے۔

سر فضل حسین

بٹالہ کے رہنے والے سر فضل حسین بار ایٹ لا المتوفی ۱۹۳۶ء مشہور سیاسی لیڈر آپ سے ملنے آئے اور مسئلہ کفر و اسلام پر آپ سے بات کرتے رہے۔ جو سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہے۔

احترامِ آدمی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی بابو غلام محمد صاحب فورمین اور عبدالعزیز صاحب مغل لاہوری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جب حضورؑ لاہور تشریف لائے تو ہم چند نوجوانوں نے مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے بڑے بڑے لیڈر جب یہاں آتے ہیں تو ان کی قوموں کے نوجوان گھوڑوں کی بجائے خود ان کی گاڑی کھینچتے ہیں اور ہمیں جو لیڈر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ وہ ایسا جلیل القدر ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ اس کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ پس آج ہمیں بھی گھوڑوں کی بجائے حضورؑ کی گاڑی خود کھینچنی چاہیئے۔

چنانچہ جب حضورؑ باہر تشریف لائے اور گاڑی میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو دریافت فرمایا۔ "گھوڑے کہاں ہیں؟" ہم نے عرض کی۔ "حضور دوسری قوموں کے لیڈر یہاں آتے ہیں تو ان کی قوموں کے نوجوان ان کی گاڑی کو کھینچنا باعث فخر جانتے ہیں۔ آج حضورؑ کی گاڑی کھینچنے کا شرف ہم حاصل کریں گے۔" حضورؑ نے فرمایا:۔

"فوراً گھوڑے جوتو۔ ہم انسان کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے ہم تو حیوان کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔"

(حیات طیبہ صفحہ ۴۵۶-۴۵۷)

ان اخلاق کا ظہور انہیں سے ہو سکتا ہے جن کی راہ نمائی خود خدا نے کی ہو۔ جن کی تربیت خود سبوح و قدوس کے مقدس ہاتھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی ہو۔ جو رہا۔ خود نمائی اور خود پسندی سے بالکل بیزار ہوں۔ یہ معلم انسانیت ہوتے ہیں جو انسانیت کا شرف قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔

م / ۱ /

آخری تصنیف:

دعوتِ طعام کے موقعہ پر حضورؑ کے لیکچر میں محدود اور منتخب افراد ہی آسکتے تھے اس لئے بعض معززین نے تجویز پیش کی کہ حضورؑ کا ایک پبلک لیکچر بھی ہو جس میں عام لوگ شامل ہو کر فائدہ اٹھا سکیں۔ حضور نے اس تجویز کو منظور فرما لیا۔ اس مضمون میں حضورؑ نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمان کے درمیان مذہبی طور پر صلح کے لئے چند تجاویز پیش کیں۔ مضمون کا عنوان تھا "پیغامِ صلح" مضمون تحریر فرما رہے تھے کہ ۲۰ مئی کو الہام ہوا:-

"الرحیل ثم الرحیل
والموت قریب"
(تذکرہ صـ۷۵۲)

کہ کوچ کا وقت آگیا۔ ہاں کوچ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے

تذکرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری پیام تھا۔ لاہور میں اس مضمون کے اور بھی الہام ہوئے تھے۔ ایک دن گھبرا کر حضرت اماں جانؓ نے کہا۔ اب قادیان واپس چلیں۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا:-

"اب تو ہم اس وقت چلیں
گے جب خدا تعالیٰ لے
جائے گا۔"

(سلسلہ احمدیہ صـ۱۸۲)

اس مضمون "پیغامِ صلح" کے آخر میں آپؑ نے برملا فرمایا:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ
ہم شورہ زمین کے سانپوں
اور بیابانوں کے بھیڑیوں
سے صلح کر سکتے ہیں لیکن
ان لوگوں سے ہم صلح نہیں
کر سکتے جو ہمارے پیارے
نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان
اور ماں باپ سے بھی پیارا
ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔"

آخری سیر

اس تقریر کے بعد حضورؑ حسب معمول سیر کے لئے باہر تشریف لائے۔ کرایہ کی ایک گاڑی حاضر تھی۔ حضورؑ نے اپنے مخلص مرید حضرت شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی سے فرمایا کہ میاں عبد الرحمان! اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس ایک روپیہ ہے وہ ہمیں صرف اتنی دور تک لے جائے کہ ہم اس روپے کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں۔"

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ)

وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۵ رکی شام کو مغرب و عشاء کی نمازوں سے فارغ ہو کر تھوڑا سا کھانا کھا کر آپ بستر پر تشریف لے گئے۔ کوئی ۱۱ بجے قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ پہلے بھی دماغی کام کرنے کی وجہ سے آپ کو اسہال کی تکلیف ہو جایا کرتی تھی۔ جب کبھی دماغی کام زور سے کرتے تو یہ تکلیف ہو جاتی اور نبض گرنے لگتی۔ جو مشک کے استعمال سے بحال ہو جاتی۔ اب بھی دست آیا۔ اور آپ نے کمزوری محسوس کی۔ تھوڑی دیر بعد پھر حاجت ہوئی۔ جب واپس تشریف لائے تو شدتِ ضعف سے چارپائی پر گر گئے۔ اس پر حضرت اماں جانؓ نے گھبرا کر کہا۔ "اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے" آپ نے فرمایا:-

"یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا
تھا۔"

یعنی مقدر وقت آن پہنچا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ مولوی نور الدین صاحب کو بلوالو۔ اور فرمایا۔ محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) اور میر ناصر نواب صاحب جو حضورؑ کے خسر تھے بلوایا جائے۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو بھی علاج کے لئے بلوایا گیا۔ انسانی مقدور کے مطابق علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ لیکن کمزوری لحظہ بہ لحظہ بڑھتی گئی۔ ضعف بڑھ گیا اور نبض ڈوبنے لگی۔

بولنے میں بھی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ زبان پر یہ کلمہ جاری تھا:-

"اے میرے پیارے۔ اے میرے
پیارے اللہ۔ اے میرے
پیارے اللہ!"

(سلسلہ احمدیہ صـ۱۸۲-۱۸۳)

آخری نماز

صبح کی نماز کا وقت ہوا تو خفیف آواز میں دریافت فرمایا۔ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ایک خادم نے عرض کی۔ ہاں حضور ہو گیا ہے۔ اس پر آپ نے بستر کے ساتھ دونوں ہاتھ تیمم کے رنگ میں چھو کر لیٹے لیٹے ہی نماز کی نیت باندھی۔ مگر اسی دوران میں بے ہوشی کی حالت ہو گئی۔ جب ذرا ہوش آیا تو پھر پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ عرض کیا گیا۔ ہاں حضور ہو گیا ہے۔ پھر دوبارہ نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی۔ مگر جب کبھی ہوش آتا وہی الفاظ "اللہ میرے پیارے اللہ" سنائی دیتے تھے اور ضعف لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جاتا تھا۔ اب ظاہر حالات آ رہا تھا کہ آپؑ کا آخری وقت آ پہنچا۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ۔ وصال کے وقت سردار دو جہاںؐ کا سر میری گود میں تھا۔ آپؐ ہاتھ بلند کر کے یہ کہتے تھے:-

"اللھم بالرفیق الاعلیٰ"
اے اللہ۔ اے میرے بلند و
برتر ساتھی۔

یہ کہتے کہتے آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ مجھے اس وقت علم ہوا جب آپؐ کا ہاتھ ڈھلک گیا۔ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

ادھر آپ کی رفیقہ حیات۔ ہماری مادر مہربان دعا میں مصروف تھیں وہ یہ دعا کر رہی تھیں:-

"خدایا ان کی زندگی دین کی
خدمت میں خرچ ہوئی ہے
تو میری زندگی بھی ان کو عطا
کر دے۔"

لیکن جب نزع کی حالت حضورؑ پر طاری ہوئی۔ تو انھوں نے نہایت درد بھرے الفاظ میں روتے ہوئے کہا:-

"خدایا اب یہ تو ہمیں چھوڑ
رہے ہیں لیکن تو نہ ہمیں
چھوڑیو۔"

ساڑھے دس بجے کے قریب آپ نے دو لمبے سانس لئے اور آپؑ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے (باقی صـ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت کیلئے حضرت مصلح موعودؓ کی دلی تڑپ

عراق کے خطرناک حالات سے مسلمانوں کو لاحق خطرات کے بارے میں حضورؓ کی ریڈیو تقریر

مشہور اخبار ریاست کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو شاندار خراجِ تحسین

"مصلح موعود" کے بارے میں الٰہی فرمان یہ تھا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس خدائی بشارت کو دنیا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے بابرکت وجود میں متعدد بار بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھا آپ پر نہ صرف یہ کہ ایک متحرک زندہ اور سرگرم جماعت کی قیادت کا بار تھا بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سپرد قوموں کی رہنمائی بھی کی ہوئی تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ کے مشوروں اور عالمی صورت حال پر آپ کے تبصروں کی ملک بھر میں بڑی قدر کی جاتی تھی جب کوئی مشکل مسئلہ کھڑا ہوا حضور نے نہایت دلیری سچائی اور دیانت داری سے ملک و قوم کی رہنمائی کا احسن فریضہ ادا کیا۔

ایسی ہی ایک صورت حال عراق میں دوسری جنگِ عظیم کے دوران پیش آئی جہاں نازی جرمنوں کے پروردہ ایک شخص شیخ رشید علی جیلانی نے شورش برپا کر دی جس سے نہ صرف عراق میں موجود عالم اسلام کے مقدس مقامات خطرہ میں گھر گئے بلکہ دیگر اسلامی ممالک بھی خطرہ کی لپیٹ میں آ گئے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی آسمانی فراست جاگی اور وہ اس نازک موقع پر قوم کی رہنمائی کے لئے میدان عمل میں آ گئے۔ چنانچہ آج سے ٹھیک ۳۹ سال پہلے ...... ۲۵ مئی ۱۹۴۱ء کو حضورؓ نے عراق کے حالات پر "تبصرہ" کے عنوان سے لاہور سٹیشن سے ایک اہم تقریر فرمائی جسے دہلی اور لکھنؤ کے سٹیشنوں نے بھی نشر کیا۔

اسی میں حضور نے عراق کے اہم شہروں کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"عراق کی موجودہ شورش دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بھی اور ہندوستانیوں کے لئے بھی تشویش کا موجب ہو رہی ہے عراق کے دارالخلافہ بغداد اور اس کی بندرگاہ بصرہ اور اس کے تیل کے چشموں کا مرکز موصل ایسے مقامات ہیں جن کے نام سے ایک مسلمان بچپن ہی سے روشناس ہو جاتا ہے۔ بنو عباس کی حکومت علم و فنون کی ترقی کو مدِنظر رکھتے ہوئے طبعاً مسلمانوں کے لئے ایک خوشکن یادگار ہے...... میں اپنی نسبت تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ بچپن میں بغداد اور بصرہ مجھے لنڈن اور پیرس سے کہیں زیادہ دلکش نظر آیا کرتے تھے......

عراق کے فتنہ پر دکھ کا اظہار

کمالات کے مظہر اور دلکشیوں کے پیدا کرنے والے عراق میں فتنہ کے ظاہر ہونے پر مسلمانوں کے دل دکھ بغیر کس طرح رہ سکتے ہیں۔ کیا ان ہزاروں بزرگوں کے مقابر جو دنیوی نہیں روحانی رشتہ سے ہمارے ساتھ منسلک ہیں، ان پر بمباری کا خطرہ ہمیں بے فکر رہنے دے سکتا ہے؟ عراق سنی اور شیعہ دونوں کے بزرگوں کے مقدس مقامات کا جامع ہے وہ مقام کے لحاظ سے بھی اسلامی دنیا کے قلب میں واقع ہے پس اس کا امن ہر مسلمان کا مقصود ہے۔"

مسلمان خاموش نہیں ہیں

حضور نے عراق میں امن کی ناگفتہ بہ صورتِ حال پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ-

"آج وہ امن خطرہ میں پڑ رہا ہے اور دنیا کے مسلمان اس پر خاموش نہیں رہ سکتے اور خاموش نہیں ہیں دنیا کے ہر گوشہ کے مسلمان اس وقت گھبراہٹ ظاہر کر رہے ہیں اور ان کی یہ گھبراہٹ بجا ہے کیونکہ وہ جنگ جس کے تصفیے کی افریقہ کے صحرا میڈیٹیرینین کے سمندر میں امید کی جاتی تھی اب وہ مسلمانوں کے گھروں میں لڑی جائے گی اب ہماری مساجد کے صحن اور ہمارے بزرگوں کے مقابر کے احاطے اس کی آماجگاہ بنیں گے۔"

اسلامی مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی تڑپ

اس صورت حال کو دیکھ کر حضورؓ کا دردمند دل تڑپ اٹھا اور آپ نے بڑے دردانگیز لہجے میں فرمایا-

"اس فتنہ کے نتیجے میں...... سب سے بڑا خطرہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ مقامات جو ہمیں ہمارے وطنوں اور ہماری جانوں اور ہماری عزتوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں جنگ ان کی عین سرحد تک آ گئی ہے وہ بے فصیلوں کے مقدس مقامات وہ ظاہری حفاظت کے سامانوں سے خالی جگہیں جن کی دیواروں سے ہمارے دل لٹک رہے ہیں اب بمباروں اور جھپٹنے والے طیاروں کی زد میں ہیں اور یہ سب کچھ ہمارے ہی چند بھائیوں کی غلطی سے ہوا ہے کیونکہ ان کی اس غلطی سے پہلے جنگ ان مقامات مقدسہ سے سیکڑوں میل پرے تھی۔

ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو ابتدا ہی میں دبا دینے کی کوشش کرے......

اس فتنہ کا مقابلہ شیخ رشید علی صاحب یا مفتی یروشلم کو گالیاں دینے سے نہیں کیا جا سکتا انہیں غدار کہہ کر ہم اس آگ کو نہیں بجھا سکتے...... ان لوگوں کو برا کہنے سے صرف یہ نتیجہ نکلے گا کہ ان کے واقف اور دوست اشتعال میں آ جائیں گے...... پس ان ہزاروں لاکھوں لوگوں کو جو عالم اسلامی میں شیخ رشید اور مفتی یروشلم سے حسن ظنی رکھتے ہیں ٹھوکر اور ابتلا سے بچانے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ اس نازک موقع پر اپنی طبائع کو جوش میں نہ آنے دیں اور وہی بات کہیں جس میں صرف اصلاح کا پہلو مدنظر ہو...... اس فتنہ کے بارے میں اس قدر سمجھ لینا کافی ہے کہ شیخ رشید علی صاحب اور ان کے رفقاء کا یہ فعل اسلامی ملکوں اور اسلامی مقدس مقامات کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کا موجب ہوا ہے۔ ہمیں ان کی نیتوں پر حملہ کرنے کا حق ہے اور نہ اس سے کچھ فائدہ ہے اس وقت تو مسلمانوں کو اپنی ساری طاقت اس بات کے لئے خرچ کر دینی چاہیئے کہ عراق میں پھر امن ہو جائے...... تاکہ جنگ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ سے دور رہے۔ اور ترکی ایران عراق اور شام اور فلسطین اس خطرناک آگ کی لپیٹوں سے محفوظ رہیں۔ یہ وقت نکتوں کا نہیں کام کا ہے۔ اس وقت ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے ہمسایوں کو اس خطرے سے آگاہ کرے۔ جو عالم اسلام کو پیش آنے والا ہے تاکہ ہر مسلمان اپنا فرض ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور جو قربانی بھی اس سے ممکن ہو اسے پیش کر دے۔ جنگ کے قابل آدمی اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کریں اور روپیہ والے لوگ روپیہ سے اور اہلِ دین اہلِ قلم اپنی قوتوں کو اس خدمت میں لگا دیں اور جس سے اور کچھ نہیں ہو سکتا وہ کم سے کم دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ سے اسلامی ملکوں کو محفوظ رکھے...... اس جنگ کے بعد...... متحدہ عرب کی آزادی کا بھی سوال حل ہونا چاہیئے...... شام، فلسطین اور عراق کو ایک متحد اور آزاد حکومت

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر احمد خان مرحوم کی یاد میں

(مکرم مغفور احمد صاحب منیب مبلغ مقیم جاپان)

ماہ امان (مارچ) کے دوسرے ہفتے میرے پیارے دوست ظاہر احمد خان (جنہیں میں ظاہر بھائی کہتا تھا) نیز برادرم جواد رشید اور برادرم خواجہ اعجاز احمد کی المناک وفات کی خبر یہاں پہنچی۔

انّا للہ وانّا الیہ راجعون

سلسلہ کے ان فدائیوں سے خوب یادیں وابستہ ہیں۔ ہر ایک خلوص و محبت کا پیکر تھا اللہ تعالیٰ ان تینوں شہداء پہ ہزاروں رحمتیں فرمائے۔ آمین

ظاہر بھائی کے ساتھ بہت قریب رہ کر کچھ عرصہ گذارنے کا موقع ملا۔ آپ سن ۱۹۷۷ء کے وسط میں محکمانہ ترقی کے بعد جب روہڑی سے لاہور اپنے ہیڈ آفس میں تبدیل ہو کر آئے تو آپ کچھ عرصہ عارضی طور پر دارالذکر ٹھہرے ان ایام ہم دونوں نے اکٹھے ایک جگہ گذارے اور پھر فروری ۱۹۷۹ء تک کم و بیش روزانہ ہی ملاقات رہی۔ اس عرصہ میں میں آپ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ظاہر بھائی کے نام کے ساتھ ہی آپ کی محبت بھری حسین یادیں سامنے آنے لگتی ہیں۔ واقعی آپ بہت پیار کرنے والے اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو بڑے اہتمام سے بجا لانے والے تھے ۱۹۷۷ء کا رمضان المبارک بھی ہم نے اکٹھے گذارا سحری کے وقت اٹھتے ہیں وہ خاص اہتمام فرماتے اور کھانا وغیرہ تیار کرنے میں بہت خوشی سے حصہ لیتے۔ مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔

خاص طور پر واقفین زندگی دوستوں کا بہت خیال رکھتے۔ اپنی ترقی کا راز واقفین زندگی بزرگوں نیز والدین کی دعائیں بتاتے۔ جب بھی میرا کوئی دوست ملنے آتا تو وہ آپ کے حسنِ سلوک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ آپ جہاں بھی جاتے اپنے رفقاء کو خوب خوش رکھتے اور دلچسپ باتیں اور لطیفے سنا کر مزید خوشی کے سامان پیدا کرتے۔

مرحوم بڑے بردبار اور منکسر المزاج تھے اپنے محکمہ کے ماتحت عملے سے بڑا پیار کا سلوک کرتے اور ان کے جذبات کا بہت خیال رکھتے۔ اپنے کام کو بڑی محنت سے پورا کرتے اور اپنی تمام استعداد وں کو بروئے کار لا کر مفوضہ فرائض ادا کرتے۔ میں نے آپ کے بعض افسران کو بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ سفارش کو پسند نہیں کرتے تھے۔ سلسلہ کے کاموں کے لئے ہر ممکن کوشش فرماتے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کو بعض اوقات بعض دنیوی مسائل کا سامنا کرنا پڑا لیکن کبھی بھی پسند نہ کیا کہ وہ احمدیت جیسی عظیم نعمت کو چھپائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بے حد عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے۔ سلسلہ کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ ابتدائی دنوں میں آپ بچوں کے ساتھ "سانڈہ خورد" کے علاقہ میں رہنے لگے۔ لیکن وہ ماحول آپ کو پسند نہ آیا اور مجھ سے بار بار یہی کہتے کہ دارالذکر کے قریب اگر کوئی مکان مل جائے تو سلسلہ کی خدمت کا موقعہ بھی ملے گا اور سب سے ملاقاتیں بھی رہیں گی۔ اس پر مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب صدر حلقہ دارالذکر کی کوشش سے دارالذکر کے بالکل قریب چوہدری محمد عالم صاحب کے مکان میں جگہ مل گئی۔

آپ کو پہلے ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع اور پھر قائد خدام الاحمدیہ ضلع کے طور پر سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی سلسلہ کا بہت درد رکھتے تھے۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور اور مرکز سلسلہ کے عہدیداران کا بہت ہی احترام کرتے اور ان کی ہدایات پر فوری طور پر عمل کرتے۔ کسی سے سلسلہ کے وقار کے خلاف کوئی بات سنتے یا دیکھتے تو بہت برا مناتے۔ جلسہ سالانہ کے مفوضہ فرائض کی سکیم بڑی محنت سے تیار کرتے اور محنت سے ادا کرتے

قادیان کے احباب سے محبت کا تعلق رکھتے تھے ایک دفعہ قادیان سے آپ کے ایک عزیز جو طالب علم تھے ملنے آئے تو آپ نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے مجھے کہا کہ میں انہیں لاہور کی سیر کرا دوں اور ان کا خوب خیال رکھنے کے لئے کہا۔

آپ کو محکمہ کے کاموں کے لئے سفر اختیار کرنے پڑتے تھے اور صحت بھی کچھ ٹھیک نہ رہتی تھی لیکن اس کے باوجود اپنی محنت اور سلسلہ کے کاموں کی رفتار میں کمی نہ آنے دیتے نماز فجر کے بعد صبح کی سیر کے لئے جب ہم محترم چوہدری عبدالمنان صاحب کے ساتھ نکلتے تو بہت سے علمی، اخلاقی اور طبی موضوعات پر مدلل گفتگو کرتے۔ غرباء کا بہت خیال رکھتے اور فوراً امداد کرنے کو ترجیح دیتے بہت سے واقعات تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کرتے اور احمدیت کی بدولت اپنے خاندان پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے اور بہت شکر بجا لاتے۔

آپ علم کے پیاسے تھے اور ہر وقت مزید علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے۔ اردو زبان سے بہت محبت تھی۔ لاہور میں رہتے ہوئے بچوں کو خالص اردو زبان کا ماحول میسر نہ ہونے پر بھی فکرمندی کا اظہار کیا کرتے تھے۔

آپ سے بعض ایسی یادیں وابستہ ہیں جنہیں اب صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ فی الحقیقت اس عظیم دوست نے بھائی بن کر دکھا دیا تھا اور عربی زبان کی اس ضرب المثل کو سچ کر دکھایا تھا کہ "رُبَّ اَخٍ لَّمْ تَلِدْهُ وَالِدَۃٌ" (یعنی کئی بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ایک ماں نے نہیں جنا ہوتا)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر بھائی کو اپنے قرب سے نوازے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقامات دے۔ آپ کے بوڑھے والدین آپ کی اہلیہ محترمہ بچوں اور بھائی بہنوں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خدام الاحمدیہ کو نعم البدل سے نوازے۔

ظاہر بھائی کی دائمی جدائی پر دل غمگین ہے لیکن اس بات پر اطمینان ہوتا ہے کہ ظاہر بھائی اپنی زندگی کا مقصد پا گئے اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

بقیہ از صفحہ ۵:۔

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

کے طور پر ترقی کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ انصاف اس کا تقاضا کرتا ہے۔

(الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۲۲۷ تا ۲۳۰)

اخبار "ریاست" دہلی کا تبصرہ:۔

یہ نشری تقریر ملک کے مختلف حلقوں میں بہت پسند کی گئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مشوروں کو سبھی لوگوں نے سراہا۔ مشہور اخبار "ریاست" دہلی نے لکھا۔

"ہمارے غلام ملک کے والیان ریاست اور لیڈروں کا کیریکٹر غلامی کے باعث اس قدر پست ہے کہ یہ غلط خوشامد اور چاپلوسی کو ہی ملک یا حکومت کی خدمت سمجھ رہے ہیں ہمارے والیانِ ریاست اور لیڈروں کی اس احمقانہ خوشامد کی موجودگی میں قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا کی اخلاقی جرأت اور آپ کا بلند کیریکٹر اور آپ کی صاف بیانی دلچسپی اور مسرت کے ساتھ محسوس کی جائے گی جس کا اظہار آپ نے پچھلے ہفتہ اپنی ریڈیو کی ایک تقریر میں کیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۲۳۱)

(مرتبہ: سید یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

رپورٹ سالانہ لجنات اماء اللہ

لجنات کی رپورٹ سالانہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر امسال بہت تاخیر سے شائع ہوئی ہے۔ لجنات فوری طور پر آرڈر بھجوا کر رپورٹ منگوالیں۔ رپورٹ از خود نہیں بھجوائی جائے گی۔ صرف اس لجنہ کو بھجوائی جائے گی جو خود منگوائے گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا:۔ میرے دوست مکرم رانا بشیر احمد صاحب آج کل سخت بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر احمد کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۲

آخری ماہ وسال

اپنے ایک ہی آقا اور محبوب کی خدمت میں اسی تاریخ چھبیس ۲۶ مئی کو حاضر ہو گئی جس تاریخ میں آپ کے آقا اور مسیح کی روح اپنے رب کے حضور پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کل من علیہا فان۔ ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

آخری فعل۔ آخری کلمے

آپ نے دیکھا کہ اس عاشقِ خیر الانام کا آخری فعل نماز تھا۔ آخری کلمہ زبان پر "اللہ اے میرے پیارے اللہ" تھا کہ اس کے محبوب آقا کی زبان پر دنیا سے جدا ہوتے وقت یہی کلمہ تھا۔ اس کی قلم سے آخری دن جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے۔

"ہم مشہور زہریلے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔"

احباب کے سامنے اس کی آخری تقریر یہ تھی کہ عیسیٰ کو مرنے دو تا اسلام زندہ ہو وہ جب تک جیا اسلام کے لئے جیا اور آخری سانس تک اسے اس کی ہی زندگی کی فکر تھی۔

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار

وہ اس دنیا کا مال اس دنیا کے سپرد کر کے آخری روپیہ گاڑی بان کو دے کر اپنی جھولی جھاڑ کر خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ لیکن اپنی جماعت اور اولاد کے لئے دعاؤں کا لازوال خزانہ چھوڑ گئے اس لئے آپ کی رفیقہ حیات ہماری مہربان ماں نے آپ کے وصال کے بعد اپنی اولاد کو کہا تھا یہ مت خیال کرنا کہ تمہارے ابا گھر خالی چھوڑ گئے ہیں وہ عرش پر دعاؤں کا لازوال خزانہ چھوڑ گئے ہیں جو ہر وقت تمہیں ملتا رہے گا۔ کتنی مبارک ہوتی ہے ان خدا والوں کی زندگی اور کتنا مبارک ہوتا ہے ان کا وصال وہ موت سے ڈرتے نہیں جب انہیں اس دنیا میں اختیار دیا جاتا ہے تو وہ اس آسمانی آقا کی رفاقت کو ہی ترجیح دیتے ہیں انہیں سوائے خدا کی رضا اور اس کی لقا کے اور کوئی فکر نہیں ہوتی۔ وہ زندگی کے آخری سانس تک اپنا مفوضہ کام کرتے اس کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔

تحریکِ جدید میں انسپکٹران مال کی ضرورت

دفاتر تحریکِ جدید میں انسپکٹران مال کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ امیدواران ۵ جون ۱۹۸۰ء جمعرات تک دفتر ہذا میں اپنی درخواستیں پہنچا دیں۔

(۱) تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر پچاس سے کم۔ صحت اچھی ہو۔
(۲) دینی معلومات تسلی بخش ہوں۔
(۳) تقریر کا ملکہ ہو اور حساب سے دلچسپی۔
(۴) مقامی امیر یا صدر کی تصدیق۔ (وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

فضل عمر درس القرآن کلاس سال ۱۹۸۰ء

فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۳ جون سے آٹھ جولائی ۱۹۸۰ء تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز لہٰذا جملہ امراء کرام صدر صاحبان و مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ:۔

(۱) کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور طالبات کی فہرستیں بخدمت حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ پندرہ جون تک بھجوا دی جائیں۔

(۲) کلاس میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ طلباء اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لائیں۔ اس کے بغیر کلاس میں داخلہ کی اجازت نہ ہو گی۔

(۳) طلبہ کو تاکید فرمائیں کہ اپنے ہمراہ قرآنِ مجید اور تین کاپیاں نیز موسم کے لحاظ سے بستر ضرور لائیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ ننگے سر پھرنا اسلامی شعار کے خلاف ہے لہٰذا ان میں تو ہر حالت میں سر ڈھانکنا ضروری ہے۔

(۴) طالبات کو کلاس میں شمولیت کے لئے اکیلا نہ بھجوایا جائے بلکہ مقامی جماعت یہ انتظام کرے کہ ان کے ساتھ کوئی نگران ضرور ہم سفر ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور کے قطعہ گھاس میں یکم مئی ۱۹۸۰ء کو پانچ بجے سہ پہر ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد رکھا گیا۔ مرکز سلسلہ سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مختصر خطاب میں حاضرین کو جماعت احمدیہ کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا۔ پھر مکرم مولوی بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ مقیم شالامار ٹاؤن لاہور نے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد محترم مولانا نے حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے بالمشافہ سوالات کئے اور محترم مولانا نے نہایت احسن پیرایہ میں جوابات دیئے۔

اس مجلس مذاکرہ میں ۲۰۰ کے قریب احباب شامل ہوئے جن میں سے ۶۰ غیر از جماعت تھے۔ جنہوں نے جوابات سے بہت اچھا اثر لیا۔

آخر میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا اور یہ محفل مغرب کی اذان سے چند منٹ پہلے اختتام پذیر ہوئی۔ محفل کے اختتام پر حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور)

درخواستِ دعا

(۱) محترمہ سعیدہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب دارالصدر غربی ربوہ نے یک صد روپیہ تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں بھجواتے ہوئے الفضل کے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے کہ:۔

میرے لڑکے مظفر احمد نے نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نئے کاروبار میں برکت ڈالے اور میرے دیگر بچوں کو بھی دین و دنیا میں ترقی سے نوازے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

(۲) میری خالہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ باغ محلہ جہلم کافی عرصہ سے بعارضہ [illegible] ہیں وہ اور سر میں چکروں کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ میرے خالو جی بھی بہت بیمار ہیں۔ دونوں عمر رسیدہ ہیں اور سخت ضعیف اور بیمار ہیں۔ رحیم

رحیم احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(شمس الدین دارالذکر 115/A علامہ اقبال روڈ لاہور)

(۳) میری ہمشیرہ محترمہ نصیر بیگم صاحبہ بنت حاجی چوہدری فتح علی صاحب ساکن میانوالی بنگلہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ عرصہ دراز سے بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار رہیں۔ بیماری شدت پکڑتی جا رہی ہے۔ جملہ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد نواز گورایہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ)

(۴) میرے چھوٹے بھائی عزیزم مسعود احمد ابن حکیم غلام حسن صاحب لائبریرین مرحوم کے بائیں گھٹنے کے اوپر والے حصہ میں ایک حادثہ کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ نشتر میڈیکل ہسپتال میں اپریشن کے ذریعے ٹانگ میں سلاخ ڈالی گئی ہے اور تاحال ہسپتال میں ہی ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی مکمل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (زبیدہ بیگم معلمہ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی ترقی کا منصوبہ

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نئے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ میں فرمایا:-

"ہر طالب علم یعنی school going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا ایک ایسی جماعت پیدا ہونی چاہیئے۔ جس کا اپنے Age Group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے"۔

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۸۰ء)

خدا کے دین کے لئے دھڑکنے والے دل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے بیسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہماری دولت سکہ اور روپیہ وغیرہ نہیں ہے۔ ہماری دولت تو وہ دل وہ مخلص دل جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔ پھر کسی اور جگہ ہمیں جانے کی ضرورت نہیں۔ خدا کے در پر جانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے لئے ایک ہی در ہے۔ خدا کرے کہ یہ منور سینے ہمیشہ جماعت کے اندر رہیں۔ اور ان میں دھڑکنے والے دل ہمیشہ ہی مخلص اور ایثار پیشہ بنے رہیں"۔

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۷۷ء)

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

فضل عمر درس القرآن ۱۹۸۰ء

۳۰ جون تا ۸ جولائی منعقد ہوگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۳۰ جون تا ۸ جولائی ۱۹۸۰ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان ومربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ایسے طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس ہوں یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت اختیار کرسکتے ہیں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہوں گے۔

معیارِ اوّل:- جن طلباء وطالبات کی تعلیم بی۔اے یا اس سے اوپر ہوگی مولوی فاضل منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی اس میں شامل ہیں۔

معیارِ دوم:- جن کی تعلیم بی۔اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیارِ سوم:- جن کی تعلیم مڈل یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی۔

۲۔ طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں ۲۲ جون ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

درخواست دعا

۱۔ میرے چچا زاد بھائی محمد فاروق واہلہ جو بلڈ پریشر اور گردے کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت یاب کرے اور شفائے کامل عطا کرے آمین

منور احمد واہلہ

۲۔ میری بچی عزیزہ ثمر یوسف کا گلے کا اپریشن ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء کو پولی کلینک اسلام آباد میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی بحالی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد یوسف بقاپوری اسلام آباد

اعلان تبدیلی نام

میں نے اپنا نام عزیزہ صدیقہ سے تبدیل کرکے مبارکہ رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

مبارکہ بنت راجہ احمد خان صاحب مکان نمبر ۱/۱۰ دارالبرکات ربوہ

آنکھوں کی کیورز

- موتیا بند کیور CATARACT CURE
- سوزش چشم کیور EYE CURE
- ضرب چشم کیور EYE INJURIES CURE
- کمزوری نظر کیور EYE SIGHT CURE
- دھندلی نظر کیور FOGGY EYE SIGHT CURE
- کالا موتیا کیور GLAUCOMA CURE
- ناخونہ کیور PTERYGIUM CURE
- گوہانجنی کیور STYES CURE

پندرہ روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ ایک سو گیارہ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے اسٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور ۔ کراچی ۔ ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایم ایس سی احباب توجہ فرمائیں

ارض بلال میں خدمت کی خواہش رکھنے والے ایم ایس سی پاس احباب ۲۸ مئی بروز بدھ صبح ۸ بجے انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ اپنے ضروری کاغذات ساتھ لیتے آویں۔ صدر جماعت اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی سفارش بھی ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس مارکیٹ (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۵۳۵